

اسلام کیا ہے ؟

اسلام کا لفظ "س، ل، م" - سلم سے نکلا ہے۔ عربی زبان میں لفظ سلم جہاز کا بھی اُچار اُسکے معنی اُمن و سلامتی، محنت، محفوظ رہنے، مصالحت پانے اور فراموش کرنے کے ہیں۔ حدیث نبوی میں اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے:

ترجمہ: "بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" اسلام کا لغوی معنی خود اُمن و سکون پانا، دوسرے افراد کو اُمن و سلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ترجمہ: "اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیر و ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔"

اسلام کا معنی اُمن و سلامتی، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی و اطاعت اختیار کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ترجمہ: "اور جب ان کے رب نے ان سے اُمن و سلامتی (میرے سامنے) گردن جھکا دو، تو فرض کر کے لے، میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔"

اسلام صلح و آشتی پالینے کو بھی کہتے ہیں۔ ترجمہ، "لے اُمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔"

اسلام کا موضوع: اسلام کا موضوع انسان کے اعمال و افعال میں جن کے علم کو اصطلاحاً "علم الفقہ" کہتے ہیں۔ جو شخص خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے اُسے مسلمان کہتے ہیں۔

اسلام کے اصطلاحی معانی:

اسلام کو اس طرح بھی متعارف کروایا جاسکتا ہے کہ اللہ کی اطاعت اور اُمن و سلامتی داخل ہونا یا اللہ کی خاطر اپنی خواہشات کو اُس کے مطابق گردینا اسلام کہلاتا ہے۔

اسلام کے شرعی معانی:

شریعت کے اعتبار سے اپنی مرضی/رہنمائی سے اللہ کے حکم کے تابع ہونے سے اُمن میں داخل ہوجانا اسلام کہلاتا ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آج ہدایت کو مگر ایسی سے الگ کر دیا گیا ہے۔" القرآن ترجمہ: "تمہارے لیے تمہارا دین ہے، تمہارے لیے تمہارا دین ہے۔" القرآن۔

دین اسلام

حدیث جبرائیل میں ارشاد ہوا، "اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔ سب سے پہلے انسان اللہ اور اس کے رسول کی گواہی دے اور پھر ارکان اسلام پر عمل بھی کرے۔"
ایک اور جگہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، "ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کو قائم کرنے والی چیز نماز ہے۔"
ڈاکٹر محمد اللہ کے مطابق، "اسلام ایک لوح پرست دین ہے، جو ہمیں صرف نبی ص کی طرف سے ملا ہے۔"

امام غزالی کے مطابق، "دین اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اس میں ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد ہے۔"
اسی طرح مولانا عبدالرحمن الی پتے ہیں کہ اگر ہمیں دین اسلام سمجھنا ہے تو قرآن سے سیکھنا چاہیے۔
اسلام ایک عالمگیر دین :

اسلام کے مکمل ضابطہ حیات اور عالمگیر دین ہونے کی حیثیت رکھتا ہے جس میں انسان کی بدائش سے لے کر آخرت تک کے سفر کے متعلق ہر مرحلے کے امتیاز سے رہنمائی اور موجود ہے۔ وہ انسان کا انفرادی معاملہ ہو یا معاشرتی، تعلیمی امور کے متعلق ہدایت درکار ہو یا علمی زندگی کے مسائل ہوں، اسلام ان سب پر فوٹہ رکھتا ہے۔ اسلام کے مکمل اور عالمگیر ہونے کی گواہی کے لئے یہی بات کافی ہے کہ یہ نہ تو کسی خاص نسل کے لئے آیا ہے نہ کسی خاص قوم اور نسل و نسل یا ایسی نرہ کیلئے اور نہ ہی کسی ایک مخصوص خطہ کے لوگوں کیلئے بلکہ یہ تمام عالم انسانیت کیلئے یکساں رہنمائی اور ہدایت کا اولین ذریعہ ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات :

اسلام کی حقیقت اور خصوصیات کو سمجھنے سے پہلے یہ بات دہن نشن کر لینی چاہئے کہ یہ دن ہم تک حکموں اور دانشوروں، ماہرینِ قانون، علمائے اخلاق و نفسیات کے ذریعے نہیں پہنچا بلکہ اللہ کے پیارے انبیاء کرام کے ذریعے پہنچا جن کے ہاں اللہ تعالیٰ کی بلاغی اور نازل ہوئی تھی اور جن کا سلسلہ عالم انبیین علیہم السلام پر آ کر ختم ہوا۔ وہ ہمارے تک اسلامی تعلیمات اور ہدایت خود اسلام کو لے کر آئے جس کے بعد اس میں اور اضافہ اس کی تعلیمات میں کسی قسم کے تنگ دستی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن یہ آیت نازل ہوئی تھی :

استقامت

ترجمہ: "آج ہم نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔"

اسلام کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔"

مذہب اسلام کے ماخذ و مصادر دو ہیں، قرآن اور صاحب قرآن، انہیں دو عظیم

چیزوں کے حوالے سے ہم مذہب اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کو ثابت کرتے ہیں۔

تو جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ قرآن کریم حق ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور محمدؐ اس کے بھی رسول ہیں، اس وقت تک اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کا اندازہ

انہیں لگایا جاسکتا۔ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہوا جس کا مفہوم کھلیں اور پھر اس

کتاب میں ہے تو اسی کے مثل فصیح و بلیغ ایک سورت بنا کر پیش کر دو، اور اس

کام میں مدد کے لئے اللہ کے علاوہ اپنے ساتھ حامیوں کو بلاؤ، پھر بھی اگر تم قرآن کی طرح

کوئی سورت نہ بنا سکو تو پھر اس کی حقانیت کو تسلیم کر لو ورنہ عذاب نار کھینٹے تیار ہو جاؤ

اور یہ بھی جان لو کہ تم اس کی نظیر پیش ہی نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ اللہ کا کلام ہے جس

کی مثل پیش کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اسلام کا تصور تو حید:

اسلام کی سب سے بڑی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ

دین ہے۔ اس خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فقط یہاں اور انہیں"

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔"

قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب کوئی کام پسندیدہ ہوتا ہے تو اس کام کے لئے والے بھی پسندیدہ

ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام کی نمایاں خوبیوں میں سے اہم اسلام اور اس کا

تصور تو حید ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلام کی یہ

خوبی تمہارے کامے کا دہلا خبر ہے۔ رسولؐ کے مطابق اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی واحدیت

کی گواہی دینا ہے۔ عقیدہ تو حید کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سورۃ احزاب میں واضح

تور پر اللہ کے ایک ہونے اور اس کے سوا کسی اور کوئی نہ ہونے کی وضاحت اچھے سے کی گئی ہے۔

ترجمہ:

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اسکا کوئی ہم سفر/جوڑ ہے۔
باقی صذابت بھی اللہ تعالیٰ کی بات ہے اس میں ملکر شرک کے ساتھ۔ مسلمان بھی اللہ کو ملتا فروریس مگر وہ بھی اس کی شان کے برابر اس کے کھوئے ہوئے پتھر تو کھڑاتے ہیں کہ وہ اسکی اولاد ہے (گھوڑیا اللہ)۔ صرف دین اسلام پورا کا پورا توحید کے گرد گھومتا ہے۔
توحید اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارا اسلام میں جنت بھی جنت ہے اور جہنم بھی جہنم ہے۔ ہمارا اثر توحید پر ایمان لانا اللہ کی طرف سے ہے۔ ہمارا اثر توحید پر ہے۔ جیسے اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا بھی شرک ہے۔

ترجمہ:

”اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہمارا تعلق ہے۔“

ما نلکے ہیں؟

ہماری ریاست کے نظام کی بنیاد بھی توحید پر رکھی ہے۔ ہمارے یہ حال کا محور توحید ہی ہے پھر جائے وہ سیاسی معاملہ ہو یا سماجی، ذاتی زندگی ہو یا معاشرتی۔ یہ فیصلہ توحید کے گرد ہی گھومتا ہے۔

سیرت النبیؐ میں علاوہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں، ”توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔“

سیرت النبیؐ میں ایک جگہ ارشاد ہوا، ”اسلام ایک عظیم و شہانہ قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعہ میں داخل ہونے کا تقاضہ توحید ہے۔“

اسلام مکمل متبادل حیات:

دین اسلام کی دوسری اور اہم ترین خوبی یہ ہے کہ یہ دین کامل ہے۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اے نبیؐ میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس آیت مبارکہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں ماں کی گود سے لے کر قبر تک جتنے بھی مسائل اور محاسبات درپیش ہو سکتے ہیں ان تمام مسائل کا تقاضا حل مذہب اسلام نے پیش کر دیا ہے۔

3 اسلام اور انسانیت :

انسان دوستی کا مطلب ہم دوسرے انسانوں کے لیے وہی سب عاویس جو اپنے لئے چاہتے ہیں۔ جس طرح اپنی ذات کیلئے انسان آرام، عزت، انصاف، آزادی اور ترقی چاہتا ہے ایسی ہی دوسرے انسانوں کیلئے چاہئے۔ دوسروں کے جذبات اور حقوق کا احترام کرے۔ رہبر انسانیت کے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مسلمان نہ ہو گا جب تک اپنے ہائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کیلئے فائدہ مند ہو۔" یہاں پر یہ بات واضح کی جائے کہ انسانیت میں صرف انسانوں کے حقوق اور ان کا احترام شامل نہیں بلکہ جانوروں کے حقوق، ان کے ساتھ حسن سلوک اور حولیاتی تحفظ کیلئے کام اور انتظامات کرنا ہی انسانیت میں شامل ہے۔

حدیث: مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق کے **علیٰ درجہ پر ہوں**۔
قالن ہیں۔ *

اسلام انسانیت کیلئے ضروری ہے کہ انسان سب کی ہوائی کیلئے کام کے بغیر کسی تفریق کے۔ صدقہ جاریہ ایسی عبادت ہے جو مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسلام میں انسانیت کا رتس جہاں ہی آتا ہے وہاں اسکو افضل اور فلاح و بہبود سے منسلک کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے:

ترجمہ: مسلمان تو وہ ہے جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے اسکے وہ دولت کو محفوظ رکھیں۔

عبادات میں سے ایک افضل عبادت زکوٰۃ ہے جو کہ انسانیت کے مختلف طبقوں میں کام آتی ہے۔ اسلامی ریاست کے حکم انوں کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ زکوٰۃ دے سکیں اور زکوٰۃ کو اکٹھا کریں اور ان میں تقسیم کریں جو اس کے فائدہ میں۔ انسانیت کی بہترین مثالوں میں افضل نبیؐ کی ہے جس کے بعد وہ کچھ رہے اور انہی لوگ آئے جو انسانیت کی بہترین مثالیں قائم کرے جن میں خیر انصار ایدھی باچا خان، ڈاکٹر رفیق فاروق اور صدر ٹرلسٹا کا نام ان میں نہیں ہے۔

* اگر آپ حالت جنگ میں بھی ہوں تب بھی سب سے درخت کو کاٹنا منع ہے۔

* اگر آپ اپنے درخت کے کنارے ہی بیٹھیں تو پانی کو ضائع نہ کریں۔

* ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر آپ پودا لگائے ہوں اور قیامت آجائے تب بھی پودا لگانا نہ روکو۔

پندرہ سوالات

زندگی بہتر طریقے سے گزارنے کیلئے اسلام کی تعلیمات جاننا ضروری ہے جس کیلئے ایک حدیث میں ارشاد ہوا ہے: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" آج دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو معاشرت انسانی کو کامل دستور دے سکے نہ صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس میں تمام مسائل کو حل کر دیا گیا ہے اور قیامت تک جو بھی مسائل پیش آئیں گے ان سب کے لیے اصول اور ضابطے بھی ملتے ہیں۔ اسلام انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ معاشرے میں رہنے کے انداز، سماجی زندگی کے اصول، ہمسایوں کے حقوق و فرائض سے لے کر اہل و عیال و والدین، رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ مینا، روی اور شفقت سے پیش آنے والی باتوں میں آگاہی فراہم کرتا ہے۔

شعبہ

4 اسلام اور عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت سے مراد نبیؐ کے اخروزامہ ہونے پر یقین رکھنا ہے۔ یہ بھابھ کلمہ شہادت کا دوسرا جز ہے۔ یہ ناممکن ہے جب تک کہ ہم تمہیں نبوت پر ایمان نہ آئے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باب نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے والے ہیں اور اللہ سب کو جاننے والا ہے۔

حسن و اکرامؐ بھابھ کے علم کا ذریعہ بھی ہیں اور زندگی گزارنے کے بہترین انداز سکھانے کا وسیلہ بھی۔ سیرت نبویؐ تمہارے لئے ایک بہترین متعل راہ ہے۔ نبیؐ کی ذات بھابھ کے خالق کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: نبی اکرمؐ بھی اپنی طرف سے بات نہیں کرتے، وہ وہی بات کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔

گامیائی کے راستے سے لے کر بہتر اور سیدھے راستے کے چناؤ کے ساتھ ساتھ سیرت مستقیم رکھنے کیلئے بھی نبیؐ کی ذات، ان کی زندگی / اسوۂ حسنہ کو دیکھنا اور اس پر چلنے والے دل سے عمل کرنا ایک مکمل زندگی گزارنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: بہترین اسوۂ حسنہ پیغمبر کی ذات ہے۔

5 اسلام دین یسر ہے :

دین اسلام کی اہم خوبی کسر ہے یعنی اس دین میں بہت سی آسانیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ترجمہ:** "اللہ تعالیٰ تم پر آسانیاں چاہتا ہے، دشواری نہیں"۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا، **ترجمہ:** اللہ تعالیٰ تمہارے معاملات میں تخفیف کرنا چاہتا ہے، اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔ یہ وصف اسلام کے تمام احکام میں استکراہ ہے کیونکہ خالق ارض و سما کے بندوں پر بے پناہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اس نے جو بھی حکم دیا وہ بندوں کے فائدے اور ان کے دشواری و آسروزی زندگی کی آسانی اور فلاح و بہبود کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول نے بھی اپنے ہر قول و فعل کے ذریعہ آسانیاں عطا فرمائی ہیں۔

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ، **ترجمہ:** "حضور" کو جب بھی دو امور میں اختیار دیا گیا تو آپ نے آسانی کو اختیار کیا۔ لہذا دین اسلام آسانوں اور انسانی زندگی کو بھرپور بنا کر دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی دیکھانے والا واحد راستہ ہے۔

6 اسلام اور مقررہ اہل وقت و ضرورت کے لحاظ سے نجائش :

اسلام کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں یہ موقع اور ضرورت کے اعتبار سے نجائش فرام کی گئی ہے جو کہ عبادات اور احکامات کی آدائیگی میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ مثلاً سفر میں وقت کی تنگی اور مشقت کا لحاظ کرتے ہوئے چار رکعت والی نمازوں میں دو رکعت کی رکعت دیکر صرف دو ہی رکعت باقی رکھی گئی۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **ترجمہ:** "جب تم زمین پر سفر کرو تو ایسی صورت میں نماز کو قہر کے لے پڑھنے میں تم پر کھونا نہیں"۔

اسی طرح اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اسلام اسے بیٹھ کر یا کسی بھی ممکنہ طریقہ پر نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔ رسول اور اس نے ارشاد فرمایا **ترجمہ:** "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو لیٹ کر پڑھو"۔ اسی طرح اگر کوئی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو اسلام اسے رکعت دیتا ہے کہ پانی نہ پینے سے بچنے کے لئے نماز پڑھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **ترجمہ:** "پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں میں سے پینم کرو"۔

اسی طرح بیشتر مثالیں اور ہیں جہاں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نجائش/رکعت عطار کے اپنے وسعت اور کشادہ ہونے کا واضح ثبوت دیا ہے۔

اسلام میں تہجد و مشقت نہیں ہے :

اسلام میں جتنے بھی احکامات اور عبادات مقرر کی گئی ہیں ان میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ کوئی بھی امر ایسا نہ ہو جو بندوں کیلئے باعثِ حرج و مشقت ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تَرْجَمَهُ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دین میں کوئی حرج نہیں رکھا۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا، تَرْجَمَهُ: اگر میں اپنی امت کیلئے باعثِ حرج و مشقت نہ سمجھتا تو ان پر ہر نماز کے وقت مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔

کسی عظیم مقصد کے حصول میں آنے والی پریشانیوں اور دشواریوں کو جرحِ حمد کہتے ہیں اور اس راہ میں ایک ایک قدم کو کامیابی کا زینہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن پاک کی ایک آیت کا مفہوم ایسا ہے:

مفہوم: احکامات کا پابند بنانا کہ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ اسکے بندے مشکل میں پڑ جائیں بلکہ منشا الہی یہ ہے کہ بندے جسمانی و روحانی امتیاز سے تمام کمزوریوں سے پاک ہو کر تمام نعمتوں کے مستحق اور شکر گزار بن جائیں۔ اسی طرح اسلام کی باقی عبادات جن میں روزے اور حج بھی شامل ہیں ہرگز انسان کو کسی بھی قسم کی دشواری میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔ روزوں میں بھی اللہ کے واقع طور پر انسانوں کے ساتھ ساتھ قضا کی اجازت دے رکھی ہے لیکن کوئی بیمار ہو یا کسی اور وجہ سے روزے نہ رکھ پائے تو رمضان کے ہمنے کے بعد فقار کھنے کی کھلی اجازت ہے۔ اسی طرح حج لے کر ایک مشقت والا عمل ہے لیکن اللہ نے اس کے مناسب اور مناسب پورے کوششوں کوئی جلدی کا حکم نہیں دیا اور سب سے بڑھ کر اُسے صاحبِ استطاعت پر فرض کیا تاکہ کسی کے دل میں کوئی پریشانی کا سبب نہ بنے یہ عبادت۔

اسلام اعتدال اور وسطیت پر مبنی دین ہے :

اعتدال اور وسطیت دین اسلام کی ایک ایسی عظیم خوبی ہے۔ جو کہ ہر معاملہ میں درمیانی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتی ہے یعنی اسلام نہ ایسی تند پسندی اور نہ ہی زیادہ تساہلی اور کوتاہی کا حکم دیتا ہے۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: تَرْجَمَهُ: "ہم تم کو درمیانہ بنی اختیار کرنے والی امت بتایا تاکہ تم دوسری امتوں کے حق میں گواہ بن سکو۔" اسلام نے نہ فرق زندگی کے تمام شعبوں میں درمیانی راستہ اختیار کرنے کی تلقین کی بلکہ غلو و تقصیر میں سے کسی ایک جانب بھٹک جانے سے منع فرمایا ہے۔ یہ بات ضرورتاً فاتحہ کی آیات سے واضح ہے جن کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے ہمیں واجب حکم دیتا ہے تاکہ ہم نہ صرف کسی افراط و تفریط کے ہمیشہ حق اعتدال کی راہ پر گامزن رہیں بلکہ اپنے رب سے اس کی توفیق کے طالب بھی رہیں۔

قرآن میں سورہ فاتحہ میں آیا ہے، **ترجمہ:** "لا إله إلا الله" ہمیں سیدھی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تو نے احسان کیا، ان کی راہ پر نہیں جن پر تر اغیب نازل ہوا اور نہ مگر انہوں کی راہ پر۔ چنانچہ میانہ روی اور اعتدال کا یہ ضابطہ ہماری دین اسلام کے عقائد قبول و اعمال عبادات و معاملات میں واقع طور پر موجود ہے۔ عبادات کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی کے معاملات میں بھی جن میں مال خرچ کرنا، کھانا پینا، ہمتی نہ ہر وہ خیرات میں بھی حکم دیا گیا ہے کہ نہ فضول خرچی کرو اور نہ ہی کجوسی سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ترجمہ:** "اور وہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے اگے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ پر چلتے ہیں۔"

اسلام میں تحنیر کا تصور:

اسلام کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اسکے مطابق باب احکام میں بندوں کو کسی ایک چیز کا پابند نہ بنایا جائے بلکہ چند امکانی صورتیں بیان کر کے کسی بھی ایک صورت پر عمل سے بندے کو بری الذمہ کر دیا جائے۔ اسلام کی یہ خصوصیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمانوں کی حیثیت اور ان کے عزت و شرف کو اجاگر کرتی ہے کیونکہ کسی حاکم کا اپنے ماتحتی کو معاملات میں اختیار دینا ان کے عجوبے ہونے کی دلیل ہوتی ہے اپنے بندوں کو اختیار دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کفارہ عین (قتل) کے سلسلے میں تین چیزوں میں اختیار دیا ہے جن میں سے ایک مسکینوں کو کھانا کھلانا، دوسرا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا اور تیسرا کسی ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو اختیار کر لینے کی اجازت ہے۔ قرآن نے اس کو یوں بیان کیا: **ترجمہ:** "اللہ ان قسموں پر کثرت فرماتا ہے جہنم تم نے مظلوم بنا، جس کا کفارہ توڑنے کی صورت میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا پھر کو کھانا کھلانے یا دو یا انیس کپڑا پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر ان اختیاری مشلوں کو نہ کر سکو تو ہر لازمی طور سے منسلک تین روزے رکھو۔"

اسی طرح سورہ توبہ میں مصارف زکوٰۃ کے سلسلے میں اٹھ طرح کے افراد کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حاکم جو ان میں سے کسی ایک پر پوری زکوٰۃ دے دو، یا پھر چھوٹا چھوٹا سب سے دو بہر صورت زکوٰۃ لایا جائے۔ عقد نکاح کے سلسلے میں اختیار دے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ترجمہ:** نکاح کرو اپنی پسند کی عورتوں سے۔ دو دو، تین تین، چار چار۔ البتہ چار سے زیادہ کی پرگز اجازت نہیں۔ اسی طرح نماز کیلئے پہلی صف کو اختیار کرنا اور روزے کے افطار میں چھوڑ کا بناؤ کرنا پسندیدہ عمل ہے۔

10 اسلام بطور دین فطرت :

اسلام انسانی فطرت کے تئیں مطابق اور انسانی مزاج سے ہم آہنگ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** ”تو یہ باطل سے الگ ہو کر اپنا پہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی سیدھا دین ہے“

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے کے بعد اسلام اپنے ملنے والوں کو نماز کا پابند بناتا ہے۔ قرآن میں ہے ”اقیموا الصلوٰۃ“: نماز قائم کرو۔ مگر یہ حکم حقیقت میں ان کی فطری آرزوں کی تکمیل ہے کیونکہ فطری طور سے ایک آدمی اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرنا اور اس کو اپنا حاکم و مالک ماننے کے بعد اس کے سامنے سر بیاز خم کر دینا چاہتا ہے، اسی طرح یہ پردہ عورت کی فطرت اور اس کی نسوانیت کا جزو لازم ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بھی عورتوں کے تحفظ و بقا اور ان کے فطری حقوق کی پاسداری کے لئے پردے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ترجمہ:** ”لے نبیؐ اپنی بیویوں اور صاحبزادوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے قصاص نہ لے، اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو لو سکتی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“

11 اسلام میں حسن معاشرت کی اہمیت :

حسن اخلاق اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔ اچھے اخلاق سُرخرو ہونے کی زندگی میں کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار حسن اخلاق اور حسن معاشرت پر نوازا ہے۔ رسولؐ بڑا نیکو اور ان کی حیات مبارکہ بھاری بھاری حسن اخلاق کا بہترین اور سب سے اعلیٰ مثال ہے۔ حسن معاشرت اور اچھے اخلاق ہمیں سے بچنے کا ایک اہم راستہ ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: **ترجمہ:** ”جو شخص اُسیان ہو، نرم دل ہو اور مسلمانوں سے قریب ہو اسکو اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے“۔ یہ صفت رکھنے کے مالک ہی اعلیٰ اخلاق والے ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتدریج مختلف رشتوں اور مختلف لوگوں سے حسن معاشرت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے جس میں ماں باپ، شوہر بیوی، اولاد، رشتہ دار، مسافر، جہاں تک کہ مسلمانوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے حسن معاشرت/اعلیٰ اخلاق کا درس دیا ہے اور یہی ہمیں اسوۂ حسنہ سے بھی سبق ملتا ہے۔